بسم اللہ الرحمن الرحیم

نکاح خواں کس صورت میں گواہ بن سکتا ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

بالغ لڑکے اور بالغ لڑکی کا نکاح کرتے وقت ایک قاضی (نکاح کرانے والا) اور اس کے علاوہ ایک اور آدمی موجود ہے، ایسے میں نکاح ہو جائے گا؟ یا قاضی کے علاوہ دو گواہ ہونا ضروری ہیں؟

جواب

بالغ لڑکے اور لڑکی دونوں کی مجلس ایک ہو، اور اس مجلس میں ایجاب و قبول کے وقت قاضی کے علاوہ، مزید ایک اور شرعی گواہ بھی موجود ہو، (اور صحت نکاح کی دیگر شرائط بھی پائی جائیں)، تو ایسی صورت میں نکاح درست ہو جائے گا، کیونکہ ایسی صورت میں لڑکا اور لڑکی ہی ایجاب و قبول کرنے والے شمار ہوتے ہیں، قاضی کی حیثیت محض سفیر کی ہوتی ہے، لہذا وہ بھی گواہ شمار ہوگا اور یوں دو گواہ ہو جائیں گے۔

البتہ! اگر لڑکا اور لڑکی دونوں کی مجلس ایک نہ ہو، اور ایجاب و قبول کے وقت قاضی کے علاوہ فقط ایک ہی شرعی گواہ موجود ہو، تو پھر نکاح درست نہیں ہوگا، کہ اس صورت میں قاضی گواہ نہیں بن سکتا، لہذا اس کے علاوہ دو شرعی گواہوں کا ہونا ضروری ہے۔

درمختار میں ہے "(لو زوج بنته البالغة) العاقلة (بمحضر شاهد واحد جاز إن) كانت ابنته (حاضرة) لانها تجعل عاقدة (وإلا لا) الأصل أن الآمر متى حضر جعل مباشرا" ترجمہ: اگر کسی نے اپنی عاقلہ بالغہ بیٹی کا نکاح ایک گواہ کی موجودگی میں کیا تو اگر بیٹی وہاں موجود تھی تو نکاح ہوگیا کیونکہ اسے عاقدہ قرار دیا جائے گا اور اگر وہ وہاں موجود نہ تھی تو نہیں ہوا، اصول یہ ہے کہ حکم دینے والا جب موجود ہو تو اسے عقد کرنے والا قرار دیا جائے گا۔

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے "(قوله: ولو زوج بنته البالغة العاقلة) كونها بنته غير قيد، فإنها لو وكلت رجلا غيره فكذلك كما في الهندية" ترجمہ: اس کی بیٹی ہونا قید نہیں ہے، پس اگر عورت نے والد کے علاوہ کسی کو اپنا وکیل بنایا تو بھی یہی حکم ہے، جیسا کہ ہندیہ میں ہے۔ (ردالمحتار، جلد4، صفحہ102، مطبوعہ: کوئٹہ)

اسی میں ہے "لان الوكيل فى النكاح سفير ومعبر ينقل عبارة الموكل، فاذا كان الموكل حاضرا كان مباشرا" ترجمہ: اس لیے کہ نکاح میں وکیل موکل کا سفیر اور معبر ہوتا ہے جو اس کی عبارت کو نقل کرتا ہے، تو جب موکل حاضر ہوگا تو وہی مباشر ٹھہرے گا۔ (ردالمحتار، جلد4، صفحہ102، مطبوعہ: کوئٹہ)

بہارِ شریعت میں ہے "اگر عورت نے کسی کو اپنے نکاح کا وکیل کیا، اُس نے ایک شخص کے سامنے پڑھا دیا تو اگر موکلہ موجود ہے ہو گیا ورنہ نہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ موکل اگر بوقتِ عقد موجود ہے تو اگرچہ وکیل عقد کر رہا ہے مگر موکل عاقد قرار پائے گا اور وکیل گواہ۔" (بہار شریعت، جلد2، حصہ7، صفحہ14، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

علامہ برہان الدین مرغینانی رحمۃ اللہ علیہ ہدایہ میں فرماتے ہیں: "ولا ینعقد نکاح المسلمین الا بحضور شاھدین حرین عاقلین بالغین مسلمین رجلین اور رجل و امراتین" ترجمہ: مسلمانوں کا نکاح منعقد نہیں ہوتا جب تک کہ دو آزاد، عاقل، بالغ، مسلمان مرد، یا ایک مرد اور دو عورتیں بطور گواہ موجود نہ ہوں۔ (الھدایۃ، کتاب النکاح، جلد2، صفحہ326، مطبوعہ: لاہور)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ میں ہے: "نکاح بغیر دو گواہوں کے نہیں ہوسکتا، دو مرد یا ایک مرد دو عورتیں عاقل بالغ آزاد اور مسلمان۔۔۔ وہ ایجاب و قبول کو ایک سلسلہ میں سنیں اور سمجھیں کہ یہ نکاح ہو رہا ہے، بغیر اس کے نکاح نہیں ہوسکتا۔" (فتاوی رضویہ، جلد14، صفحہ316، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو شاہد مولانا محمد ماجد علی مدنی

فتوی نمبر: WAT-4669

تاریخ اجراء: 30 رجب المرجب 1447ھ/20 جنوری 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
darulifta ahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net